ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.1.2026

کتاب، کردار اور قوموں کا مستقبل

اسلامی تصورِ علم واخلاق کی روشنی میں: ایک تحقیقی وتنقیدی مطالعہ

ڈاکٹر محمد عمران فرید

گورنمنٹ گریجوایٹ کالج شاہ پور صدر ضلع سرگودھا

شعبہ فارسی، 0300-7123974

imranfarid32@gmail.com

ڈاکٹر سکندر حیات میکن

گورنمنٹ گریجوایٹ کالج شاہ پور صدر

شعبہ اُردو۔ 0346-8604086

Abstract:

This research paper examines the relationship between books, knowledge, character, society, and the future of nations from Islamic, historical, and intellectual perspectives. The central argument is that books do not transform societies merely through the accumulation of information. Their transformative potential depends on how knowledge is understood, internalized, ethically applied, and translated into individual and collective conduct.

The Qur'anic framework places reading, writing, learning, reflection, and moral responsibility within a broader spiritual and ethical worldview. The first revealed verses of the Qur'an begin with the command "Read" and connect reading with the Creator, the pen, and human learning. The Qur'an also emphasizes the distinction between those who possess knowledge and those who do not, elevates the status of people of knowledge, and calls believers towards reflection upon revelation.

The study further analyzes selected ideas of Imam al-Ghazali, Ibn Khaldun, and Allama Muhammad Iqbal. Al-Ghazali connects knowledge with purification and moral formation; Ibn Khaldun discusses education, habit, skills, social organization, and civilization; while Iqbal emphasizes individual reconstruction, action, moral courage, and collective development.

The paper proposes a conceptual framework:

Book_ Knowledge_ Awareness_ Thought_ Decision_ Action_ Habit_ Character_ Society_ Civilization_ National Future.

The framework is presented as a conceptual relationship rather than a deterministic causal law. The study concludes that a society's intellectual future depends not simply on how many books it possesses, but on whether reading produces responsible, truthful, just, courageous, and socially constructive human beings.

Keywords: Book, Knowledge, Character, Ethics, Education, Qur'an, Hadith, Society, Civilization, Ibn Khaldun, Al-Ghazali, Iqbal

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.9. No.1.2026

خلاصہ:

یہ تحقیقی مقالہ کتاب، علم، کردار اور قومی مستقبل کے باہمی تعلق کا اسلامی، تاریخی اور فکری مطالعہ پیش کرتا ہے۔ تحقیق کا بنیادی مقدمہ یہ ہے کہ کسی معاشرے کی ترقی محض اس کی مادی دولت، جدید ٹیکنالوجی یا تعلیمی اداروں کی تعداد سے متعین نہیں ہوتی، بلکہ علم کے اخلاقی استعمال، فرد کی کردار سازی، اجتماعی اقدار اور ادارہ جاتی رویوں سے بھی گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اسلام میں علم کو محض معلومات کا ذخیرہ نہیں بلکہ انسان کی معرفت، بصیرت، ذمہ داری اور اصلاح کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

قرآن مجید کی پہلی وحی ہی "اقرأ" سے شروع ہوتی ہے اور اسی سلسلے میں قلم، تعلیم اور انسانی علم کا ذکر آتا ہے۔ قرآن علم رکھنے والوں اور بے علم لوگوں کے فرق کی طرف متوجہ کرتا ہے، اہلِ علم کے درجات کی بلندی بیان کرتا ہے اور قرآن میں تدبر کی دعوت دیتا ہے۔ احادیثِ نبویہ میں قرآن سیکھنے اور سکھانے، علم کے راستے پر چلنے اور حسنِ اخلاق کو انسان کی فضیلت کے اہم مظاہر قرار دیا گیا ہے۔

اس تحقیق میں امام غزالی، ابن خلدون اور علامہ محمد اقبال کے افکار کا تقابلی مطالعہ بھی شامل ہے۔ ابن خلدون کے ہاں تعلیم، عادت، مہارت، معاشرت اور تمدنی زندگی کے باہمی روابط نمایاں ہیں، جبکہ امام غزالی کے ہاں علم کی قدر اس وقت مکمل ہوتی ہے جب وہ تزکیۂ نفس اور اخلاقی عمل سے وابستہ ہو۔ اقبال کے ہاں فرد کی تعمیر، خودی، عمل، صداقت، عدالت اور شجاعت اجتماعی زندگی کی تشکیل سے مربوط ہیں۔ تحقیق کا مرکزی نظریاتی ماڈل یہ ہے:

کتاب، علم، شعور، فکر، فیصلہ، عمل، عادت، کردار، معاشرت، تہذیب، قومی مستقبل

یہ سلسلہ ایک نظریاتی فریم ورک ہے، نہ کہ ہر معاشرے میں لازماً ایک ہی صورت میں واقع ہونے والا خطی اور خودکار عمل۔ تحقیق اس امر کو واضح کرتی ہے کہ کتاب بذاتِ خود قوم نہیں بناتی؛ کتاب سے حاصل ہونے والا علم جب فکری بصیرت، اخلاقی تربیت اور عملی کردار میں تبدیل ہوتا ہے تو اجتماعی زندگی پر دیرپا اثر پیدا کر سکتا ہے۔

کلیدی الفاظ: کتاب، علم، کردار، اخلاق، تعلیم، قرآن، نبوی تعلیمات، قوم، تہذیب، ابن خلدون، امام غزالی، علامہ اقبال، قومی تعمیر۔

تمہید

انسانی تاریخ کا مطالعہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ بڑی تبدیلیاں ہمیشہ محض تلوار، دولت، عمارت یا ٹیکنالوجی سے پیدا نہیں ہوتیں؛ ان کے پسِ پشت خیالات، اقدار، تعلیم، تربیت اور انسانی کردار بھی کارفرما ہوتے ہیں۔ انسانی ذہن میں پیدا ہونے والا ایک خیال کبھی فلسفہ بن جاتا ہے، فلسفہ کبھی نظامِ فکر بن جاتا ہے، نظامِ فکر کبھی اجتماعی رویے پیدا کرتا ہے اور اجتماعی رویے بالآخر تہذیبوں کی صورت اختیار کر سکتے ہیں۔ اسی تناظر میں کتاب کو انسانی تہذیب کی ایک اہم علمی علامت قرار دیا جا سکتا ہے۔ کتاب انسان کو ماضی سے جوڑتی، حال کو سمجھنے میں

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مدد دیتی اور مستقبل کے امکانات پر غور کا موقع فراہم کرتی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا محض کتابوں کی کثرت کسی قوم کو ترقی یافتہ بنا سکتی ہے؟

اس سوال کا جواب سادہ ''ہاں'' یا ''نہیں'' میں نہیں دیا جا سکتا۔ ایک معاشرہ کتابوں سے بھری لائبریریاں رکھ سکتا ہے مگر اس کے افراد جھوٹ، بددیانتی، تعصب، ظلم اور ناانصافی کا شکار ہو سکتے ہیں۔ اس کے برعکس علم اگر کردار، عدل، دیانت اور اجتماعی ذمہ داری پیدا کرے تو وہ معاشرتی تبدیلی کا ذریعہ بن سکتا ہے۔ اسلامی تصورِ علم اسی بنیادی نکتے کو نمایاں کرتا ہے کہ علم محض ذہنی معلومات نہیں بلکہ انسان کی اصلاح اور ذمہ داری سے مربوط ہے۔

۱۔ اسلام میں کتاب اور علم کا تصور

پہلی وحی اور ''اقرأ'' اسلامی تصورِ علم کا ایک بنیادی دروازہ سورۂ علق کی ابتدائی آیات ہیں:

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ○ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ○ عَلَّمَ الْإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ۔ (سورۃ العلق: 1-5)

ان آیات میں ''اقرأ''، ''علم''، ''القلم'' اور ''مالم یعلم'' جیسے الفاظ علم اور انسانی تشکیل کے اہم پہلو سامنے لاتے ہیں۔ یہ امر قابل غور ہے کہ ''پڑھنے'' کا حکم اپنے رب کے نام کے ساتھ دیا گیا۔ اس سے اسلامی تصورِ علم کی ایک اہم خصوصیت سامنے آتی ہے:

اسلامی علم اپنی اخلاقی ۔ روحانی ذمہ داری سے جدا نہیں

یعنی سوال صرف یہ نہیں کہ انسان کیا جانتا ہے بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے علم کو کس مقصد کے لیے استعمال کرتا ہے۔

۲۔ علم اور انسانی تکبر: قرآن کی تنبیہ

سورۂ علق کی ابتدائی آیات کے فوراً بعد انسان کے ایک دوسرے پہلو کی طرف توجہ دلائی گئی:

كَلَّا إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰ ○ أَن رَّآهُ اسْتَغْنَىٰ۔ (سورۃ العلق: 6-7)

یہاں ایک نہایت اہم فکری نکتہ سامنے آتا ہے: علم، طاقت اور وسائل اگر انسان کو اپنے رب سے بے نیاز ہونے کا احساس دیں تو وہی ترقی سرکشی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ اس لیے اسلامی تصورِ علم میں علم اور اخلاق کو الگ کرنا درست نہیں۔

۳۔ علم اور انسان کے درجات

قرآن مجید فرماتا ہے: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ سورۃ الزمر: 9)

یعنی کیا علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے برابر ہو سکتے ہیں؟

یہاں علم کو محض معاشی قابلیت نہیں بلکہ انسان کے شعور اور بصیرت سے جوڑا گیا ہے۔ اسی طرح فرمایا:

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ۔ (سورۃ المجادلہ: 11)

یعنی اللہ ایمان والوں اور اہلِ علم کے درجات بلند فرماتا ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

ان دونوں آیات کو یکجا کرنے سے یہ تصور سامنے آتا ہے کہ علم اسلامی نظام میں انسانی قدر کے اہم عناصر میں شامل ہے، لیکن اس کی معنویت ایمان، ذمہ داری اور عمل سے مربوط رہتی ہے۔

۴۔ کتاب پڑھنا اور کتاب کو سمجھنا

اسلامی تصورِ مطالعہ صرف الفاظ پڑھنے تک محدود نہیں۔ قرآن مجید سوال اٹھاتا ہے:

أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ الْقُرْآنَ أَمْ عَلَىٰ قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا۔ (سورۃ محمد: 24)

یعنی کیا وہ قرآن میں تدبر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے پڑے ہوئے ہیں؟

یہاں "تدبر" محض تلاوت سے آگے بڑھ کر غور و فکر، فہم اور معنوی گہرائی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس بنیاد پر کتاب کے مطالعے کی تین سطحیں متعین کی جاسکتی ہیں:

قراءت: الفاظ پڑھنا۔

فہم: مفہوم سمجھنا۔

تدبر: مفہوم کو زندگی، اخلاق اور عمل سے مربوط کرنا۔

اس تیسرے مرحلے کے بغیر کتاب کا اثر محدود رہ سکتا ہے۔

۵۔ کتاب سے علم اور علم سے کردار

تحقیق کا مرکزی سوال یہی ہے کہ کتاب کردار کیسے بناتی ہے؟ ایک ممکنہ نظریاتی ترتیب یوں بیان کی جاسکتی ہے:

کتاب۔۔ مطالعہ۔۔ معلومات۔۔ فہم۔۔ شعور۔۔ فکری ترجیحات۔۔ فیصلے۔۔ عمل۔۔ عادات۔۔ کردار

یہ سلسلہ خودکار نہیں۔ درمیان میں انسان کی نیت، تربیت، ماحول، استاد، خاندان، معاشرتی اقدار اور عملی تجربات اثر انداز ہوتے ہیں۔ اسی لیے ایک ہی کتاب دو مختلف انسانوں پر مختلف اثرات پیدا کر سکتی ہے۔

۶۔ حدیثِ نبوی ﷺ اور کتابِ الٰہی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ۔ (صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، حدیث 5027)

"تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن سیکھے اور اسے سکھائے۔"

اس حدیث میں علم کی دو جہتیں نمایاں ہیں:

تعلم: خود سیکھنا

تعلیم: دوسروں تک پہنچانا

یہ تصور علم کو فرد کی ذاتی ملکیت نہیں رہنے دیتا بلکہ اسے اجتماعی ذمہ داری میں تبدیل کرتا ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۶۔ علم کی تلاش بطور عبادت

صحیح مسلم کی ایک معروف روایت میں علم کے راستے پر چلنے والے شخص کے لیے جنت کی راہ آسان کیے جانے کا ذکر آتا ہے:

وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ۔ (صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، حدیث 2699)

اس حدیث سے علم کے سفر کو محض دنیاوی کامیابی کا وسیلہ سمجھنے کے بجائے ایک اخلاقی اور روحانی قدر کے طور پر دیکھنے میں مدد ملتی ہے۔

۷۔ علم کی تکمیل: حسنِ اخلاق

اگر علم انسان کو متکبر، ظالم، بددیانت اور بے رحم بنادے تو اسلامی تصور میں اس علم کے مقصد پر سوال پیدا ہوتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا۔ (صحیح البخاری، کتاب الأدب، حدیث 6035)

"تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جن کے اخلاق بہترین ہیں۔"

یہاں تحقیق کا ایک بنیادی نتیجہ سامنے آتا ہے:

اسلامی تعلیمی تصور میں علم کی تکمیل اخلاقی شخصیت کی تشکیل سے ہوتی ہے۔

۸۔ امام غزالی: علم، تزکیہ اور کردار

امام ابو حامد الغزالیؒ (۴۵۰ھ۔۵۰۵ھ) اسلامی علمی روایت کے ان نمایاں مفکرین میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے علم، عمل اور اخلاق کو باہم مربوط کیا۔ ان کی "احیاء علوم الدین" میں "کتاب العلم" کو نمایاں مقام حاصل ہے۔ غزالی کے فکری نظام میں علم کا مقصد صرف ذہنی برتری نہیں بلکہ انسان کو اپنے مقصدِ زندگی سے آگاہ کرنا اور اس کے عمل کی اصلاح کرنا ہے۔ ان کے تصورِ اخلاق میں انسان کی اندرونی کیفیت، عادت، ارادہ اور عمل اہم عناصر ہیں۔ جدید علمی مطالعے بھی غزالی کے تصورِ عقل، نفس اور کردار سازی کو اسلامی تعلیم میں اخلاقی تربیت کے ساتھ مربوط کرتے ہیں۔ اس تصور کو ایک جملے میں یوں بیان کیا جا سکتا ہے: وہ علم جو انسان کے باطن اور عمل کو تبدیل نہ کرے، اس کی اخلاقی تکمیل ابھی باقی ہے۔ (غزالی۔ احیاء علوم الدین، کتاب العلم)

۹۔ ابن خلدون: تعلیم، عادت اور تمدن

ابن خلدونؒ (۷۳۲ھ۔۸۰۸ھ) نے "المقدمہ" میں انسانی معاشرے، عادات، تعلیم، مہارت اور تمدنی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر بحث کی۔ ان کے تعلیمی مباحث میں یہ تصور نمایاں ہے کہ انسانی قابلیت تدریجی تربیت، تکرار، مشق اور عملی ماحول سے نشوونما پاتی ہے۔ جدید تحقیقی مطالعے میں بھی ابن خلدون کے تعلیمی نظریات کے حوالے سے ان کی "المقدمہ" کے چھٹے باب کو خاص اہمیت دی گئی ہے،

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

جہاں تعلیم اور تربیت کے متعدد پہلو زیرِ بحث آتے ہیں۔ یہ تصور موجودہ موضوع کے لیے اہم ہے کیونکہ کتاب سے حاصل ہونے والا علم اسی وقت پائیدار کردار کا حصہ بنتا ہے جب اسے عادت اور عمل میں منتقل کیا جائے۔ (ابن خلدون، المقدمۃ، خصوصاً مباحثِ تعلیم)

۱۰۔ کتاب اور عادت

کردار اچانک پیدا نہیں ہوتا۔ ایک خیال، ایک فیصلہ، ایک عمل، عمل کی تکرار، عادت، شخصیت

یہی وجہ ہے کہ کتاب کے ذریعے حاصل ہونے والی اچھی فکر کو عملی زندگی کے معمولات میں شامل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً: اگر کتاب صداقت کی تعلیم دے مگر انسان روزمرہ معاملات میں جھوٹ بولے تو کتاب کا اخلاقی پیغام کردار تک منتقل نہیں ہوا۔ اگر کتاب عدل کی تعلیم دے مگر انسان اپنے ماتحت کے ساتھ ناانصافی کرے تو علم اور کردار کے درمیان فاصلہ موجود ہے۔ اگر کتاب وقت کی قدر سکھائے مگر طالب علم مسلسل وقت ضائع کرے تو مطالعہ ابھی عادت میں تبدیل نہیں ہوا۔

۱۱۔ علامہ اقبال: فرد اور قوم

علامہ محمد اقبالؒ (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء) کے فکری نظام میں فرد بنیادی اہمیت رکھتا ہے۔ ان کا شعر:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

(کلیاتِ اقبال، اردو، متعلقہ اشعارِ فرد و ملت)

فرد اور قوم کے تعلق کو نمایاں کرتا ہے۔ یہاں "فرد" سے مراد صرف جسمانی وجود رکھنے والا انسان نہیں بلکہ شعور، ارادہ، کردار اور عمل رکھنے والی شخصیت ہے۔ اس لیے قومی تعمیر کا آغاز صرف پارلیمان، وزارت، دفتر یا ادارے سے نہیں بلکہ انسان کی شخصیت سے بھی متعلق ہے۔

۱۲۔ اقبال اور عمل

اقبال کے ہاں علم کے ساتھ عمل بنیادی حیثیت رکھتا ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے، جنت بھی، جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

(کلیاتِ اقبال، اردو، نظم "طلوعِ اسلام")

یہ شعر اقبال کے اس فکری تصور کو ظاہر کرتا ہے کہ انسانی زندگی کی سمت میں عمل کا بنیادی کردار ہے۔ اس تناظر میں کتاب کا مقصد صرف یہ نہیں کہ انسان زیادہ جاننے لگے، بلکہ یہ بھی ہے کہ وہ بہتر فیصلے کرنے لگے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۱۳۔ صداقت، عدالت اور شجاعت

اقبال کے معروف شعر میں طالب علم اور اخلاقی تربیت کو قومی ذمہ داری کے ساتھ جوڑا گیا ہے:

سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

(کلیاتِ اقبال، اردو، نظم "طلوعِ اسلام")

یہ شعر اقبال کے فکری ادب میں طالب علم، اخلاقی اقدار اور اجتماعی ذمہ داری کے تعلق کو نمایاں کرتا ہے۔ متعلقہ شعر "طلوعِ اسلام" سے منسوب کیا جاتا ہے اور اقبال کے کلام کے حوالے سے مستند مواد میں درج ہے۔

یہاں تین الفاظ غیر معمولی اہمیت رکھتے ہیں: صداقت۔۔۔عدالت۔۔۔شجاعت

اگر علم صداقت سے جدا ہو جائے تو وہ فریب کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

اگر علم عدالت سے جدا ہو جائے تو وہ طاقت کے غیر منصفانہ استعمال کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

اگر علم شجاعت سے جدا ہو جائے تو انسان حق جاننے کے باوجود اس پر عمل سے گریز کر سکتا ہے۔

۱۴۔ کتاب اور قومی تعمیر

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرد کے کردار کا قوم سے کیا تعلق ہے؟

معاشرہ افراد سے بنتا ہے۔ افراد اپنے خاندان، اداروں، تعلیمی مراکز، بازاروں، عدالتوں، دفاتر اور دیگر اجتماعی نظاموں میں اپنے کردار کا اظہار کرتے ہیں۔

لہٰذا: فرد کا کردار، ادارے کا ماحول، معاشرتی اعتماد، اجتماعی نظم، قومی مستقبل۔

مثلاً: اگر کسی معاشرے میں دیانت داری کو قدر سمجھا جائے تو کاروباری معاملات میں اعتماد بڑھ سکتا ہے۔

اگر وقت کی پابندی ایک اجتماعی قدر بن جائے تو ادارہ جاتی کارکردگی متاثر ہو سکتی ہے۔

اگر علمی دیانت کو اہمیت دی جائے تو تحقیق کا معیار بہتر ہو سکتا ہے۔

یہی وہ مقام ہے جہاں کتاب اور قوم کا تعلق براہِ راست نہیں بلکہ بالواسطہ اور تربیتی صورت اختیار کرتا ہے۔

۱۵۔ کتاب اور تہذیب

تہذیب صرف عمارتوں، سڑکوں اور مشینوں کا نام نہیں۔ تہذیب میں شامل ہیں:

زبان، فکر، اخلاق، قانون، علم، فنون، معاشرتی عادات، ادارہ جاتی اقدار، اجتماعی حافظہ

کتاب ان عناصر میں سے کئی کو محفوظ کرتی ہے۔ اسی لیے کتاب ایک نسل کی فکری میراث کو دوسری نسل تک منتقل کرنے کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ ایک قوم کی علمی کتابیں اس کے اجتماعی حافظے کا حصہ بن جاتی ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

۱۶۔کتاب:اجتماعی حافظے کی محافظ

اگرایک نسل اپنے علمی ورثے کو محفوظ نہ کرے تواگلی نسل کوہر مسئلہ از سرِنو دریافت کرناپڑ سکتاہے۔

کتاب: تجربہ محفوظ کرتی ہے۔

غلطیوں کاریکارڈ محفوظ کرتی ہے۔

کامیابیوں کے اسباب محفوظ کرتی ہے۔

فکر کی تاریخ محفوظ کرتی ہے۔

زبان اور تہذیب محفوظ کرتی ہے۔

اس معنی میں کتاب مستقبل کے لیے ماضی کاایک علمی پل ہے۔

۱۷۔عصرِ حاضر اور مطالعے کا بحران

آج کتاب کے سامنے ایک نیا چیلنج موجود ہے :معلومات کی رفتار۔ایک شخص چند منٹ میں سینکڑوں پوسٹس،ویڈیوز، تبصرے اور مختصر پیغامات دیکھ سکتاہے۔لیکن تیز رفتار معلومات اور گہری فہم ایک ہی چیز نہیں۔

مختصر مواد: توجہ تقسیم کر سکتاہے،

پیچیدہ مسئلے کو حد سے زیادہ سادہ بنا سکتاہے،

جذبات کو معلومات پر غالب کر سکتاہے،

غیر مصدقہ بات کو حقیقت کاروپ دے سکتاہے۔

اس لیے جدید دور میں ''مطالعہ'' کا مطلب صرف کتاب پڑھنا نہیں بلکہ درست ماخذ، تنقیدی فکر، حوالہ، سیاق اور دلیل کی پہچان بھی ہے۔

۱۸۔کتاب کے ساتھ تحقیق کا اخلاق

قرآن مجید خبر کی تحقیق کے بارے میں ایک بنیادی اصول دیتاہے:

فَتَبَيَّنُوا (سورۃالحجرات:6)

یعنی خبر کی تحقیق کرو۔

یہ اصول موجودہ ڈیجیٹل دور میں غیر معمولی اہمیت رکھتاہے۔

ایک طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ:

ہر خبر کو فوراً قبول نہ کرے۔ اصل ماخذ تلاش کرے۔

مصنف اور ناشر کو دیکھے۔ حوالہ چیک کرے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مختلف علمی مصادر کا تقابل کرے۔ رائے اور حقیقت میں فرق کرے۔

اقتباس کو سیاق سے کاٹ کر استعمال نہ کرے۔

۱۹۔ کتاب اور تنقیدی فکر

تنقیدی فکر کا مطلب ہر چیز کو رد کرنا نہیں۔ اس کا مطلب ہے:

دعویٰ۔۔ دلیل۔۔ ماخذ۔۔ سیاق۔۔ تجزیہ۔۔ نتیجہ

ایک محقق کا بنیادی سوال ہونا چاہیے:

"اس بات کا ماخذ کیا ہے؟"

پھر: "یہ ماخذ کتنا معتبر ہے؟"

پھر: "کیا اصل عبارت یہی کہتی ہے جو بیان کیا جا رہا ہے؟"

یہ علمی دیانت کی بنیاد ہے۔

۲۰۔ استاد کا کردار

کتاب خود بول نہیں سکتی؛ اسے سمجھانے، سیاق دینے اور سوالات پیدا کرنے والا استاد ضروری ہوتا ہے۔

اچھا استاد: طالب علم کو صرف جواب نہیں دیتا؛

سوال کرنا سکھاتا ہے؛

حوالہ تلاش کرنا سکھاتا ہے؛

اختلافِ رائے برداشت کرنا سکھاتا ہے؛

علم کو عمل سے جوڑتا ہے؛

اور کردار کو تعلیم کا حصہ بناتا ہے۔

اس لیے قومی تعمیر میں استاد صرف نصاب پڑھانے والا فرد نہیں بلکہ فکری و اخلاقی تشکیل کا اہم عامل ہے۔

۲۱۔ والدین اور کتاب

کتاب دو گھنٹے پڑھانے سے پہلے گھر کا ماحول بچے کو بہت کچھ سکھا چکا ہوتا ہے۔

اگر گھر میں: جھوٹ معمول ہو، بدزبانی عام ہو، مطالعہ نہ ہو، سوال پوچھنے پر ڈانٹ پڑے،

کتاب کو صرف امتحان کی چیز سمجھا جائے، تو بچے کے لیے علم اور زندگی کے درمیان تعلق کمزور رہ سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر گھر میں کتاب، گفتگو، سوال، تحقیق اور اخلاقی عمل موجود ہوں تو تعلیم کا اثر گہرا ہو سکتا ہے۔

۲۲۔ تعلیمی ادارہ اور کردار

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

تعلیمی ادارے کا مقصد صرف امتحان پاس کروانا نہیں ہونا چاہیے۔

ایک جامع تعلیمی نظام میں:

علم۔۔مہارت۔۔اخلاق۔۔ذمہ داری۔۔ تحقیق۔۔خدمت

سب شامل ہوتے ہیں۔

اگر ایک طالب علم اعلیٰ نمبروں کے باوجود جھوٹ، دھوکہ، سرقۂ علمی اور عدمِ ذمہ داری کو معمول بنالے تو تعلیمی کامیابی کا ایک اہم اخلاقی پہلو نامکمل رہ جاتا ہے۔

۲۳۔کتاب اور سرقۂ علمی

علمی دنیا میں plagiarism یعنی سرقۂ علمی صرف ایک انتظامی خلاف ورزی نہیں بلکہ علمی اخلاق کا مسئلہ ہے۔کسی دوسرے کی تحقیق، خیال یا عبارت کو بغیر حوالہ اپنے نام سے پیش کرنا دراصل علم کے بنیادی اصول ''امانت'' کی خلاف ورزی ہے۔قرآن مجید امانت اور عدل کے اصولوں کو اجتماعی زندگی کے ساتھ مربوط کرتا ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَن تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا۔ (سورۃ النساء:58)

علمی امانت بھی اسی عمومی اخلاقی اصول کی ایک اہم صورت سمجھی جاسکتی ہے۔

۲۴۔کتاب اور مصنوعی ذہانت

موجودہ دور میں مصنوعی ذہانت نے مطالعہ، تحریر، ترجمہ، تحقیق اور معلوماتی معاونت کے نئے امکانات پیدا کیے ہیں۔لیکن AI کے استعمال کے ساتھ نئی علمی ذمہ داریاں بھی پیدا ہوئی ہیں:

مصنوعی طور پر بنائے گئے حوالہ جات سے بچنا۔اصل کتاب یا مضمون کی تصدیق کرنا۔

اقتباسات کی صحت چیک کرنا۔ AI کے تیار کردہ مواد کو بلا تحقیق شائع نہ کرنا۔

مصنفانہ ذمہ داری برقرار رکھنا۔ علمی سرقے سے بچنا۔

اس تناظر میں مستقبل کا محقق صرف کتاب پڑھنے والا نہیں بلکہ کتاب، ڈیجیٹل ماخذ اور مصنوعی ذہانت تینوں کی علمی جانچ کرنے والا شخص ہوگا۔

۲۵۔کتاب سے قوم تک: ایک نظریاتی ماڈل

اس تحقیق کی مرکزی علمی پیش کش درج ذیل ماڈل ہے:

پہلا مرحلہ: کتاب انسان کو منظم علم تک رسائی ملتی ہے۔

دوسرا مرحلہ: مطالعہ انسان معلومات کو حاصل کرتا ہے۔

تیسرا مرحلہ: فہم معلومات معنی میں تبدیل ہوتی ہیں۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

چوتھا مرحلہ: شعور انسان کو اپنی ذات، معاشرے اور ذمہ داری کا ادراک ہوتا ہے۔

پانچواں مرحلہ: فکر وہ مختلف امکانات اور نتائج پر غور کرتا ہے۔

چھٹا مرحلہ: فیصلہ وہ اپنے علم کی بنیاد پر انتخاب کرتا ہے۔

ساتواں مرحلہ: عمل فکر عملی زندگی میں داخل ہوتی ہے۔

آٹھواں مرحلہ: عادت عمل کی تکرار شخصیت پر اثر ڈالتی ہے۔

نواں مرحلہ: کردار انسان کے مستقل رویے تشکیل پاتے ہیں۔

دسواں مرحلہ: معاشرت افراد کے کردار سے اجتماعی رویے تشکیل پاتے ہیں۔

گیارہواں مرحلہ: تہذیب اجتماعی رویے اداروں اور اقدار کو متاثر کرتے ہیں۔

بارہواں مرحلہ: قومی مستقبل اجتماعی اقدار مستقبل کے سماجی، علمی اور اخلاقی امکانات کو متاثر کرتی ہیں۔

۲۶۔ماڈل کی اہم علمی وضاحت

اس تحقیق کا مقصد یہ دعویٰ کرنا نہیں کہ ہر کتاب لازماً اچھا کردار پیدا کرتی ہے یا ہر صاحبِ علم لازماً اچھا انسان ہوتا ہے۔تاریخ میں ایسے لوگ بھی گزرے ہیں جن کے پاس غیر معمولی علمی قابلیت تھی لیکن انہوں نے اپنے علم کو ظلم، استحصال یا مفاد کے لیے استعمال کیا۔لہٰذا زیادہ درست نظریہ یہ ہے:

علم۔۔اخلاقی تربیت۔۔ صحیح اقدار۔۔ عملی ذمہ داری، کردار سازی کا امکان

اور: کردار۔۔ادارہ جاتی نظم۔۔اجتماعی شعور، معاشرتی تشکیل کا امکان

یہ ''امکان'' کا تصور تحقیق کو غیر ضروری حتمی دعووں سے محفوظ رکھتا ہے۔

۲۷۔قومی زوال اور علمی بحران

کسی قوم کے زوال کو صرف ایک وجہ سے بیان کرنا علمی طور پر درست نہیں۔معاشی، سیاسی، عسکری، تعلیمی، جغرافیائی، ادارہ جاتی اور سماجی عوامل باہم مل کر تاریخ بناتے ہیں۔تاہم علمی بحران اس وقت خطرناک ہو سکتا ہے جب : تحقیق کم ہو، مطالعہ سطحی ہو، علمی دیانت کمزور ہو، سوال پوچھنے کی صلاحیت ختم ہو، استاد اور کتاب کا رشتہ کمزور ہو اور معلومات کو بغیر تحقیق قبول کیا جائے۔اس صورت میں معاشرہ معلومات رکھنے کے باوجود بصیرت سے محروم ہو سکتا ہے۔

۲۸۔قومی مستقبل کے لیے مطلوبہ قاری

اکیسویں صدی کا قاری صرف کتابوں کی تعداد بڑھانے والا قاری نہیں ہونا چاہیے۔اسے ہونا چاہیے:

مطالعہ کرنے والا قاری، سوال کرنے والا قاری، تحقیق کرنے والا قاری، حوالہ دیکھنے والا قاری،

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اختلاف برداشت کرنے والا قاری، علم کو عمل میں تبدیل کرنے والا قاری۔ یہی قاری آگے چل کر محقق، استاد، منتظم، ماہر، مصنف، قائد اور ذمہ دار شہری بن سکتا ہے۔

۲۹۔ نتائجِ تحقیق

اس تحقیق سے درج ذیل اہم نتائج سامنے آتے ہیں:

اول: اسلامی تصورِ علم میں علم کو انسانی زندگی کے مقصد، ذمہ داری اور اخلاق سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

دوم: قرآن مجید کی ابتدائی وحی میں قراءت، قلم اور تعلیم کا ذکر علم کی بنیادی اہمیت کو نمایاں کرتا ہے۔

سوم: قرآن علم کو محض معلومات کے بجائے فہم، تدبر اور بصیرت کے ساتھ جوڑتا ہے۔

چہارم: احادیثِ نبویہ میں علم سیکھنے، قرآن سیکھنے اور سکھانے اور حسنِ اخلاق کو فضیلت کے مظاہر قرار دیا گیا ہے۔

پنجم: امام غزالی کے فکری نظام میں علم کی اخلاقی تکمیل تزکیہ اور عمل سے ہوتی ہے۔

ششم: ابن خلدون کے تعلیمی مباحث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانی شخصیت کی تشکیل تدریجی تربیت، عادت اور عملی تجربے سے مربوط ہے۔

ہفتم: اقبال فرد کی تعمیر کو اجتماعی زندگی سے جوڑتے ہیں اور کردار، عمل اور اخلاقی اقدار کو قومی زندگی کے اہم عناصر کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

ہشتم: کتاب اور قوم کے درمیان تعلق براہِ راست اور خودکار نہیں بلکہ علم، کردار، ادارے اور اجتماعی رویے کے ذریعے قائم ہوتا ہے۔

نہم: موجودہ ڈیجیٹل دور میں مطالعہ کے ساتھ source verification ، critical thinking اور academic integrity کی ضرورت پہلے سے زیادہ اہم ہو گئی ہے۔

۳۰۔ سفارشات

تعلیمی اداروں کے لیے

ہر تعلیمی ادارے میں باقاعدہ reading culture پیدا کیا جائے۔

صرف نصابی کتب کے بجائے تحقیقی اور فکری کتب کا مطالعہ کرایا جائے۔

طلبہ کو حوالہ دینے کا باقاعدہ طریقہ سکھایا جائے۔

plagiarism کے خلاف واضح علمی ضابطہ نافذ کیا جائے۔

کتاب پر مباحثے اور reading circles قائم کیے جائیں۔

طلبہ کو اصل مصادر تک رسائی دی جائے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اساتذہ کے لیے

جواب دینے سے زیادہ سوال پیدا کرنے کی تربیت دی جائے۔

طلبہ کو مختلف آراء کا علمی تقابل سکھایا جائے۔

کتاب اور عملی زندگی کے درمیان تعلق واضح کیا جائے۔

کردار سازی کو تعلیم سے الگ نہ سمجھا جائے۔

والدین کے لیے

گھر میں مطالعے کا ماحول پیدا کیا جائے۔

بچوں کو عمر کے مطابق اچھی کتابیں فراہم کی جائیں۔

والدین خود بھی مطالعے کی عملی مثال بنیں۔

بچوں کے سوالات کو دبانے کے بجائے علمی انداز میں جواب دیا جائے۔

طلباء کے لیے

ایک طالب علم کے لیے کم از کم یہ معمول مفید ہو سکتا ہے:

روزانہ مطالعہ۔۔ہفتہ وار خلاصہ۔۔ماہانہ ایک مکمل کتاب۔۔سالانہ منتخب تحقیقی ذخیرہ مطالعہ کے ساتھ یہ بھی لکھا جائے:

میں نے کیا پڑھا؟ میں نے کیا سمجھا؟ میرے خیال میں بنیادی دلیل کیا تھی؟ اس کی دلیل کیا تھی؟ اس علم نے میرے عمل میں کیا تبدیلی پیدا کی؟

۳۱۔ تجویز کردہ "قومی مطالعہ ماڈل"

تحقیق کی روشنی میں تعلیمی اداروں کے لیے ایک عملی ماڈل تجویز کیا جا سکتا ہے:

۱۔قرآن و حدیث:	بنیادی دینی و اخلاقی شعور
۲۔تاریخ:	ماضی سے تجربہ
۳۔ادب:	زبان، احساس اور انسانی تجربہ
۴۔سائنس:	مشاہدہ، تجربہ اور دلیل
۵۔فلسفہ:	سوال اور استدلال
۶۔سماجی علوم:	معاشرے کی تفہیم
۷۔سوانح:	افراد کے تجربات سے سیکھنا
۸۔تحقیقی ادب:	حوالہ، دلیل اور علمی طریقۂ کار

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

اس طرح کتاب کا مطالعہ یک جہتی نہیں بلکہ ہمہ جہت بن سکتا ہے۔

۳۲۔بحث

اس تحقیق کا مرکزی استدلال یہ ہے کہ قوموں کے مستقبل کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے صرف معاشی اعداد و شمار یا مادی وسائل کافی نہیں۔انسانی سرمایہ، اخلاقی سرمایہ، علمی سرمایہ اور ادارہ جاتی اعتماد بھی اہم ہیں۔ایک کتاب ایک فرد کو متاثر کر سکتی ہے۔ایک فرد ایک خاندان کو متاثر کر سکتا ہے۔ایک خاندان ایک ادارے کے ماحول کو متاثر کر سکتا ہے۔ایک ادارہ معاشرتی رویے کو متاثر کر سکتا ہے۔اور متعدد اداروں کے اجتماعی رویے معاشرتی مستقبل کی تشکیل میں حصہ ڈال سکتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ کتاب کو قومی تعمیر کے ایک بالواسطہ مگر اہم علمی وسیلے کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔

۳۳۔ایک اہم تنقیدی نکتہ

یہ کہنا درست نہیں کہ ''جن قوموں کے پاس زیادہ کتابیں ہیں وہ لازماً زیادہ ترقی یافتہ ہیں۔''

ترقی ایک پیچیدہ تاریخی و سماجی عمل ہے۔اسی طرح یہ کہنا بھی درست نہیں کہ صرف دینی کتابیں یا صرف جدید سائنسی کتابیں کسی قوم کی تمام مشکلات حل کر سکتی ہیں۔

ایک متوازن معاشرہ: دینی بصیرت، سائنسی علم، اخلاقی تربیت، تنقیدی فکر، عملی مہارت کی ضرورت رکھتا ہے۔

اسلامی علمی روایت میں علم کی وسعت کو محدود کرنے کے بجائے علم کو مقصد، اخلاق اور ذمہ داری کے ساتھ مربوط کرنا زیادہ بنیادی اصول ہے۔

نتیجہ

قوموں کا مستقبل کتابوں کی تعداد سے نہیں بلکہ کتابوں سے پیدا ہونے والے انسانوں سے بنتا ہے۔کتاب ایک امکان ہے۔علم اس امکان کو شعور میں بدلتا ہے۔شعور فکر پیدا کرتا ہے۔فکر فیصلے پیدا کرتی ہے۔فیصلے عمل میں ظاہر ہوتے ہیں۔عمل عادت بنتا ہے۔عادت کردار بناتی ہے۔کردار فرد کو تشکیل دیتا ہے۔افراد معاشرہ تشکیل دیتے ہیں۔اور معاشرہ اپنی اقدار، اداروں اور اجتماعی فیصلوں کے ذریعے مستقبل کی تعمیر میں حصہ لیتا ہے۔

اسلام نے ''اقرأ'' کے ذریعے انسان کو پڑھنے کی دعوت دی، ''قلم'' کے ذریعے علم کے تحفظ کی طرف متوجہ کیا، ''تدبر'' کے ذریعے گہرائیِ فکر کی تعلیم دی، اور نبوی تعلیمات نے علم کو اخلاق اور عمل سے جوڑا۔اس لیے اس تحقیق کا مرکزی نظریہ یوں بیان کیا جا سکتا ہے: کتاب قوم نہیں بناتی؛ کتاب انسان بناتی ہے۔انسان کا علم کردار بناتا ہے، کردار معاشرہ بناتا ہے، اور معاشرے کے کردار سے قوم کا مستقبل تشکیل پاتا ہے۔اسی مفہوم کو اقبال کے الفاظ میں یوں دیکھا جا سکتا ہے:

افراد کے ہاتھوں میں ہے اقوام کی تقدیر
ہر فرد ہے ملت کے مقدر کا ستارا

(کلیاتِ اقبال، اردو، متعلقہ اشعارِ فرد و ملت)

اس اعتبار سے کسی قوم کے مستقبل کا ایک بنیادی سوال یہ نہیں کہ اس کے پاس کتنی کتابیں ہیں، بلکہ یہ ہے کہ: اس کی کتابیں اس کے انسانوں کے کردار میں کتنا زندہ اثر پیدا کر رہی ہیں؟

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

حواشی

- القرآن الکریم، سورۃ العلق، آیۃ: ۱۔۵
- القرآن الکریم، سورۃ الزمر، آیۃ: ۹
- القرآن الکریم، سورۃ المجادلہ، آیۃ: ۱۱
- القرآن الکریم، سورۃ محمد، آیۃ: ۲۴
- القرآن الکریم، سورۃ الحجرات، آیۃ: ۶
- القرآن الکریم، سورۃ النساء، آیۃ: ۵۸
- البخاری، محمد بن اسماعیل، (۱۹۴ھ۔۲۵۶ھ)۔الجامع الصحیح، کتاب فضائل القرآن، حدیث: ۵۰۲۷
- البخاری، محمد بن اسماعیل، (۱۹۴ھ۔۲۵۶ھ)۔الجامع الصحیح، کتاب الأدب، حدیث: ۶۰۳۵
- مسلم بن الحجاج، (۲۰۶ھ۔۲۶۱ھ)۔الصحیح، کتاب الذکر والدعاء والتوبۃ والاستغفار، حدیث: ۲۶۹۹
- الغزالی، ابو حامد محمد، (۴۵۰ھ۔۵۰۵ھ)۔احیاء علوم الدین، کتاب العلم۔
- الغزالی، ابو حامد محمد، (۴۵۰ھ۔۵۰۵ھ)۔احیاء علوم الدین، کتاب ریاضۃ النفس وتہذیب الأخلاق۔
- ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد، (۷۳۲ھ۔۸۰۸ھ)۔المقدمۃ، خصوصاً مباحثِ تعلیم، عادت، صناعت اور علم۔
- اقبال، محمد، (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء)۔کلیاتِ اقبال، اردو، نظم "طلوعِ اسلام"۔
- اقبال، محمد، (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء)۔کلیاتِ اقبال، اردو، متعلقہ اشعارِ فرد وملت۔

Yahya, Fata Asyrofi, & Basuki. "The Concept of Reason as the Controller of the Self and the Formation of Character in Islamic Education: A Conceptual Analysis Based on al-Ghazali's Ihya' Ulum al-Din." MA'ALIM: Jurnal Pendidikan Islam, 7(1), 2026.

"The Ideal Education in Ibn Khaldun's Muqaddimah." Procedia - Social and Behavioral Sciences, Vol. 192, 2015, pp. 308–312.

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

مصادر و مراجع

بنیادی مصادر

القرآن الکریم۔

البخاری، محمد بن اسماعیل (۱۹۴ھ۔۲۵۶ھ)۔الجامع الصحیح۔

مسلم بن الحجاج، (۲۰۶ھ ۲۶۱ھ)۔الصحیح۔

الغزالی، ابو حامد محمد، (۴۵۰ھ۔۵۰۵ھ)۔احیاء علوم الدین۔بیروت: دار المعرفۃ۔

ابن خلدون، عبدالرحمن بن محمد، (۷۳۲ھ۔۸۰۸ھ)۔المقدمۃ۔

اقبال، محمد، (۱۸۷۷ء۔۱۹۳۸ء)۔کلیاتِ اقبال، اردو۔اقبال اکادمی پاکستان۔

ثانوی مصادر

Yahya, Fata Asyrofi, & Basuki. “The Concept of Reason as the Controller of the Self and the Formation of Character in Islamic Education.” MA’ALIM: Jurnal Pendidikan Islam, 7(1), 2026.

“The Ideal Education in Ibn Khaldun’s Muqaddimah.” Procedia – Social and Behavioral Sciences, 192, 2015, 308–312.

International Iqbal Society. “سبق پھر پڑھ صداقت کا، عدالت کا، شجاعت کا۔”